صُلح حُدَیبیَہ

کے 2 سبق

16 July 2026

(For Islamic Brothers)

ہند بھر میں دعوت اسلامی (انڈیا) کے ہفتہ وار

اجتماعات میں ہونے والا بیان

16 جولائی، 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ: 01 صفر شریف، 1448ھ)
کو ہند بھر میں دعوتِ اسلامی انڈیا کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

صُلح حُدَیْبِیَہ کے 2 سبق

﴿کامیابی کی راہ میں حکمت و تدبیر کی اہمیت اور بدشگونی کی کاٹ کا بیان﴾

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... حضرت فارُوقِ اعظم اور جوشِ ایمانی کا مظاہرہ صفحہ: 4
✿... صُلح حُدَیْبِیَہ سے ملنے والے 2 سبق صفحہ: 7
✿... ناکامی کا ایک سبب صفحہ: 7
✿... کامیابی کی 2 شرطیں صفحہ: 13

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنْ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ [1]

کاسہ عمل کا خالی تھا ایسا کرم ہوا | جنت میں لے گئی مجھے عادت درود کی
سب کام بن رہے ہیں کوئی رنج و غم نہیں | لمحہ بہ لمحہ ساتھ ہے برکت درود کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... معجم اوسط، جلد: 5، صفحہ: 252، حدیث: 7235۔

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلّی اللہُ عَلَیْہ وآلِہ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ با اَدب بیٹھوں گا ❁ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ❁ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! صلح حُدَیبِیَہ اِسْلامی تاریخ کا وہ عظیم واقعہ ہے، جس کے سبب اِسْلام نے اتنی ترقی پائی کہ اس سے پہلے کبھی نہ پائی تھی۔ اِسْلَامِی تاریخ میں یہ ایک نِرالا اور اَن ہونا موڑ تھا، اِس صُلْح کی ظاہِری صُورت بتاتی تھی کہ مسلمان شکست کھا گئے ہیں، لیکن محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اِس صُلْح کے پیچھے چُھپے ہوئے رازوں کو دیکھ رہے تھے۔ یہ صُلْح پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حکمت و دانائی اور تدبیرِ اُمُور کا شاہکار ہے۔ آیئے! اس صُلْح کی مختصر تفصیلات (***Brief Details***) اور اس سے ملنے والے سبق سنتے ہیں:

صلح حدیبیہ حکمت و تدبیر کا بے مثال واقعہ

سَن 6 ہجری کا واقعہ ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم 14 سو صحابۂ

1...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کو ساتھ لے کر عمرہ کا اِحرام باندھ کر مکّہ پاک کی جانِب روانہ ہوئے۔ جب حُدَیْبِیَہ نامی مقام آیا تو اچانک (*Suddenly*) آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی مبارَک اُونٹنی **قَصْوا** بیٹھ گئی، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کو پریشانی ہوئی کہ آج قَصْوا خِلافِ عادَت یُوں کیوں بیٹھ گئی ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

ما خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ، وَما ذَاكَ لَها بِخُلُقٍ، وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ

ترجمہ: قَصْوا ضِدْ کر کے نہیں بیٹھی، نہ اِس کی یہ عادَت ہے بلکہ اِسے اُسی (رَبِّ کریم) نے روک دِیا ہے، جس نے ہاتھیوں (یعنی اَبْرَہَہ کی فوج) کو رَوک دیا تھا۔[1]

یعنی قَصْوا اُونٹنی کا یُوں خِلافِ مَعْمُول (*Uncharacteristically*) بیٹھ جانا ایک خُدائی اِشارہ تھا کہ یہ مبارَک قافِلہ مکہ پاک کی طرف نہ بڑھے بلکہ یہیں حُدَیبِیَہ میں ہی ٹھہر جائے۔

اِدھر یہ مسلمانوں کا قافلہ حُدَیْبِیَہ میں ٹھہرا، اُدھر کفّارِ مکّہ سمجھے کہ شاید مسلمان جنگ کے اِرادے سے آئے ہیں، چنانچہ انہوں نے بھی جنگ کی تیاری شروع کر دی۔ خیر! واقعہ لمبا ہے، میں ذرا مختصر کر رہا ہوں، اب دونوں جانِب سے ایک دوسرے کی طرف قاصِد بھیجنے کا سلسلہ شروع ہوا تاکہ مَعْلُوم ہو سکے کہ غیر مسلم کیا چاہتے ہیں اور مسلمان کیا چاہتے ہیں، سب سے پہلے بُدَیْل نامی شخص غیر مسلموں کی جانِب سے قاصِد (*Envoy*) بن کر حاضِر ہوا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَہْلِ مکّہ کو بتادو کہ ہم جنگ کا ارادہ نہیں رکھتے، ہم تو بَس عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں، عمرہ کر کے واپس چلے جائیں گے۔

لیکن غیر مسلم بدنصیب اس بات پر بھی راضی نہ ہوئے، وہ کسی صُورت بھی اس حق میں نہیں تھے کہ مسلمان مکّہ میں داخِل ہوں، خیر! مُذاکرات کا سلسلہ جارِی تھا، اسی دوران

1 ...بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجھاد...الخ، صفحہ:705، حدیث:2732۔

سُہَیل بن عَمرو نامی شخص غیر مسلموں کی جانِب سے قاصِد بن کر حاضِر ہوا، جب یہ حُدَیْبِیَہ پہنچا تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَو سُہَیل (یعنی آسانی والا) آگیا ہے اب تمہارا معاملہ (affairs) آسان ہو جائے گا۔

سُہیل نے آتے ہی کہا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ جنگ نہیں چاہتے، امن چاہتے ہیں تو آیئے! ہم مِل کر شرائط طے کر لیتے ہیں۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم دَیْر تک سُہَیل کے ساتھ بیٹھے شرائط (Terms) پر گفتگو فرماتے رہے، آخر دونوں جانِب سے شرائط طے پا گئیں اور امن معاہدہ لکھ کر اس پر دستخط (Signed) کر دیئے گئے۔

اس جگہ پر جو حیرت انگیز بات سامنے آتی ہے وہ یہ تھی کہ اس معاہدے میں مسلمانوں پر سخت پابندیاں لگائی گئی تھیں اور غیر مسلموں کو بہت چُھوٹ دی گئی تھی، مثلاً: اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر **مدینہ کا کوئی شخص مکّہ آجائے تو اَہْلِ مکّہ اسے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں مگر مکّے سے کوئی مسلمان مدینے چلا جائے تو مسلمان اسے اپنے پاس نہیں رکھ سکتے بلکہ واپس مکّہ بھیجنا ہو گا۔**

یہ ایسی سخت شرطیں تھیں کہ بظاہِر کسی کو بھی سمجھ نہیں آرہی تھیں۔

حضرت فارُوقِ اعظم اور جوشِ ایمانی کا مظاہَرہ

یہاں تک کہ اُمّت کے بہت بڑے مُدَبِّر حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: اَلَسْتَ نَبِیَّ اللّٰہِ حَقّاً (یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم!) کیا آپ سچے نبی نہیں ہیں؟ حضور جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بَلٰی کیوں نہیں...؟ (یعنی میں سچا نبی ہوں)۔ عرض کیا: اَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ وَ عَدُوُّنَا عَلَی الْبَاطِلِ کیا ہم حق

پر اور ہمارا دُشمن باطِل پر نہیں ہے...؟ فرمایا: بَلٰی کیوں نہیں۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِيْنِنَا یعنی جب یہ حال ہے تو ہم اپنے دِین میں کمتری کیوں آنے دیں (یعنی ہم غیر مسلموں کی ایسی سخت شرائط کیوں تسلیم کریں؟) پیارے رسول، رسولِ مَقْبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنِّیْ رَسُوْلُ اللهِ وَ لَسْتُ اُعْصِيْهِ وَ هُوَ نَاصِرِیْ یعنی اے عمر! میں اللہ کا رسول ہوں، میں اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کرتا، وہی میرا مدد گار ہے۔[1]

یعنی اس صُلْح کے اندر جو رَاز تھا، بظاہِر حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ جیسے مُدَبِّر (WisePerson) بھی اسے سمجھ نہیں پائے تھے مگر یہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی حکمت و تدبیر اور دُور اندیشی کا بہت اعلیٰ تَرِین فیصلہ تھا۔ جب یہ مُعَاہَدہ ہو چکا تو اللہ پاک نے اسی صُلْح کے مُتَعَلِّق فرمایا:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ (پارہ:26، سورۂ فتح:1)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : بیشک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح کا فیصلہ فرمادیا۔

یعنی اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! یہ صُلْح جسے بظاہِر شکست سمجھا جارہا ہے، اس صُلْح کے پردے میں ہم نے آپ کے لیے روشن فتح رکھ دی ہے۔

اُن کی جو تدبیر ہے تقدیر ہے

سُبْحٰنَ اللہ! اس صُلْح میں کیا حکمت تھی، یہ کچھ ہی عرصہ بعد واضِح ہونا شروع ہو گئی، عُلَمائے کرام لکھتے ہیں: ❁ پہلے اَہْلِ اسلام اور کفّار کے درمیان جنگ تھی، لہٰذا غیر مسلموں کو اَہْلِ اسلام کے قریب آنے کا موقع نہیں ملتا تھا، جب یہ صُلْح ہوئی تو غیر مسلم مسلمانوں کے پاس آنے جانے لگے، ان کے طور طریقے، آدابِ زندگی قریب سے دیکھنے لگے، قرآنِ کریم

1 ...بخاری، کتاب: الشروط، باب: الشروط فی الجهاد، صفحہ:707، حدیث:2731-2732۔

کی آیات سننے لگے، اس کی بَرَکت سے ان کے دِلوں میں اِسْلام کی روشنی پھیلنا شروع ہو گئی ❁ یونہی دُور و نزدیک کے وہ قبیلے جو قریشِ مکّہ کے خوف کے سبب مسلمانوں سے دُور تھے، وہ بھی قریب آنے لگے ❁ مزید یہ کہ اس سے پہلے مسلمانوں کو کفّارِ مکّہ کے خطرے ہی سے فرصت نہیں ملتی تھی، اِس صُلْح کے بعد یہ خطرہ فی الحال ٹَل گیا، چنانچہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے رُوم و اِیران وغیرہ دور دُور کے بادشاہوں کے نام خط روانہ فرمائے، انہیں اِسْلام کی دعوت دی۔ غرض؛اس صُلْح کے بعد ہی سے اِسْلام کی روشنی دُور دُور تک پھیلنا شروع ہو گئی، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ صِرْف 3 سال کے عرصے کے بعد مکّہ بھی فتح ہو گیا اور اِسْلام کی روشنی بھی پھیل گئی۔ **عُلَمائے کرام لکھتے ہیں:** ان 3 سالوں میں اتنے لوگ مسلمان ہوئے کہ اس سے پہلے اتنے نہیں ہوئے تھے، ان تین سالوں میں اِسْلام کو وہ ترقی اور عُرُوج مِلا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں مِلا تھا۔[1]

سُبْحٰنَ الله! یہ تھا پیارے آقا، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی حکمت و دانائی اور تدبیر کا وہ شاہکار جس نے سبھی کو حیرت میں ڈال دیا۔ مولانا حَسَن رضا خان صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں نا؛

کام جو اُن سے ہُوا، پُورا ہوا | اُن کی جو تدبیر ہے تقدیر ہے[2]

یعنی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جس کام کی طرف بھی رُخ فرما لیتے ہیں، وہ انجام تک پہنچ جاتا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی شان یہ ہے کہ کسی کام کے لیے جو حکمتِ عملی ترتیب دے دیتے ہیں، تقدیر کا قلم بھی اسی سمت کو چلنا شروع ہو جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…سیرتِ مصطفےٰ، صفحہ:360۔
2…ذوقِ نعت، صفحہ:224۔

صلحِ حُدَیْبِیَہ سے ملنے والے 2 سبق

پیارے اسلامی بھائیو! صُلحِ حُدَیْبِیَہ کے اس واقعہ سے ویسے تو بہت سارے سبق سیکھنے کو ملتے ہیں، البتہ! اپنے موضُوع کی مناسبت سے میں صِرْف 2 باتیں عرض کرتا ہوں:

(1): تعمیری کاموں پر تَوَجُّہ دیجیے!

اس سے پہلا سبق ہمیں یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ **اگر ہم بُرائی کو جڑ سے نہ مٹا سکیں تو ہمیں وقتی طَور پر اس سے مُنہ پھیر کر، تعمیری کاموں میں لگ جانا چاہیے۔**

آپ اس میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حکمت و دانائی دیکھیے! اگر کفّارِ مکہ کے ساتھ یہ امن مُعَاہَدہ نہ ہوتا تو مسلمان جنگوں میں مَصْرُوف رہتے، دُور دراز قبیلوں تک اسلام کا پیغام نہ پہنچتا، دوسرے ملکوں کے بادشاہوں کو خطوط لکھنے کا موقع نہ ملتا، لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے وقتی طَور پر کفّارِ مکہ کے سامنے **امن معاہدے** کی دِیوار کھڑی کر دی اور اپنے حقیقی مشن (***mission***) کو آگے بڑھا دیا۔

اسے کہتے ہیں: ***Mission over Conflict*** (یعنی اِخْتِلاف پر مقصد کو ترجیح دینا)۔

ناکامی کا ایک سبب

ہمارے ہاں ایسا ہوتا ہے، ناکامیوں کا ایک بڑا سبب ہے جس کی طرف تَوَجُّہ نہیں دی جاتی، وہ کیا ہے؟ لوگ لڑائی جھگڑوں میں پَڑ کر اپنے اَصْل مقصد (***main purpose***) کو چھوڑ دیتے ہیں ❁ مثلاً: بعض افراد یہ ٹھان لیتے ہیں کہ جب تک میں گھر سے فلمیں ڈرامے بند نہ کروالُوں تب تک مجھے چین نہیں آئے گا، اب اس کے لیے کبھی بڑے بھائی سے جھگڑا، کبھی بہن کے ساتھ بدتمیزی، کبھی ماں کے ساتھ رُوٹھنا اور کبھی والِد صاحِب سے مُنہ پھیرنا، اس کا

نتیجہ کیاہوتا ہے؟گھر والے سمجھنے کی بجائے اُلٹا بدظن ہو جاتے ہیں۔اس کا بہترین حل یہ ہوتا ہے کہ آپ گھر والوں کو پیار محبّت سے، حکمتِ عملی کے ساتھ سمجھائیں، اگر سمجھ جائیں تو ٹھیک، ورنہ ان کے اس کام کو دل میں بُرا جانتے ہوئے عارِضی طَور پر خاموشی اِختیار فرمالیں، اَہْلِ محلہ کو، اپنے دوست احباب کو نیکی کی دعوت دیتے رہیں اور گھر میں صِرْف اپنا اچھا کردار دکھائیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! وہ وقت آئے گا کہ آپ کے گھر والے خُود ہی آپ کی بات سمجھ جائیں گے ❁ اسی طرح ہم اپنے کاروباری مُعَاملات میں دیکھ لیں ❁ گھریلو مُعَاملات پر غور کر لیں ❁ روز مرّہ زِندگی پر غور کر لیں، آپ کو ہر جگہ یہ ملے گا، لوگ لڑائی جھگڑوں میں پڑے رہتے ہیں ❁ اُس نے یُوں کیا تو میں یُوں کروں گا ❁ فُلاں نے مجھے نہیں بُلایا، میں اس کو نہیں بُلاؤں گا ❁ اپنی دُکان پر بیٹھ کر اپنی دُکان پر تَوَجُّہ دینے کی بجائے دوسروں کے مُتَعَلِّق بدگمانیاں کرتے رہیں گے، آج گاہک (*Customers*) نہیں آئے کیونکہ فُلاں کی نظر بڑی خراب ہے، فُلاں تعویذ کروادیتا ہے ❁ فُلاں نے جادُو کروادیا، لہٰذا گھر کا سُکون برباد ہو گیا۔ ارے بھائی! لڑائی جھگڑوں کو چھوڑ دیجیے! یقین مانیے! جتنا وقت ہم دوسروں کو نیچا دِکھانے میں لگاتے ہیں، اس سے آدھا وقت ہی اگر ہم خُود کو سنوارنے پر لگا دیں تو ہم ترقی کر سکتے ہیں۔

لیکن حالات ایسے ہیں کہ اپنا سارا وقت ہم دوسروں کو نیچا دِکھانے میں لگا دیتے ہیں، پھر اَصْل مقصد میں ناکامی ہوتی ہے تو بدشگونیاں شروع کر دیتے ہیں ❁ کالی بِلّی رستہ کاٹ گئی تھی، اس لیے میں کامیاب نہیں ہوا ❁ فُلاں مَنْحُوس کا چہرہ دیکھ لیا تھا، اس لیے ناکامی ہو گئی۔

اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔***Conflict manegment*** (یعنی اِخْتلافات کو مینج (***manage***) کرنا) ایک پُورا سبجیکٹ (***Subject***) ہے، ہمیں یہ سیکھنا چاہیے، اِخْتلافات کو

بس بڑھاوا دینا، بَس ہر وقت اِختلافات ہی میں پڑے رہنا کافی نہیں ہوتا، یہ ترقی کو روک دیتا ہے، لِہٰذا اِختلافات کو حکمتِ عملی اور تدبر کے ساتھ مینج (*manage*) کر کے اپنے مقصد کی طرف بڑھ جانا چاہیے۔ اللہ پاک ہمیں اس کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(2): اچھی تدبیر اپنائیے!

پیارے اسلامی بھائیو! صُلْحِ حُدَیْبِیَہ سے ہمیں دوسرا سبق یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ ہمیں کاموں میں تدبیر اپنانی چاہیے۔ تدبیر کا معنیٰ ہے: اَلنَّظْرُ فِی عَاقِبَةِ الْاَمْرِ یعنی کام کے نتیجے کو کام کرنے سے پہلے سوچنا۔[1]

دیکھیے! صُلْح حدیبیہ کے موقع پر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سخت شرائط کو دیکھ رہے تھے مگر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس صُلْح کے نتیجے میں 3 سال بعد ملنے والی فتحِ مبین (روشن فتح) پر نظر فرما رہے تھے۔ اس صُلْح کے نتیجے میں غیر مسلموں کے قریب آنے، اسلام کو سمجھنے اور دائرۂ اسلام میں داخِل ہو جانے کو دیکھ رہے تھے۔ پھر اس تدبیرِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا وہ نتیجہ نکلا کہ دُنیا حیران رہ گئی۔

اعمال کے بدلے سے غافِل نہ ہو جاؤ!

پتا چلا؛ ہمیں بھی تدبیر اپنانی چاہیے۔ معذرت کے ساتھ عرض کر رہا ہوں؛ ہم لوگ اچھی تَدْبیر نہیں کرتے، پھر ناکامی ہوتی ہے تو اپنی ناکامیوں (*failures*) کا اِلْزام تقدیر پر ڈال دیتے ہیں۔ ❁بَس جی قسمت ایسی تھی ❁ تقدیر میں ہی یہی لکھا تھا ❁ انسان کیا کر سکتا ہے،

1 ...لمعات التنقیح، کتاب الآداب، باب الحذر والتانی فی الامور، جلد:8، صفحہ:309، تحت الحدیث:5057۔

انسان کے بَس میں کیا ہے، جو اللہ پاک نے لکھ دیا، وہی ہونا ہے۔

میں اس بات کا اِنکار نہ کر سکتا ہوں، نہ کروں گا، اَلحمدُ لِلّٰہ! ہم مسلمان ہیں، ہمارا سچّا، پکّا عقیدہ ہے: وَ الْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَ شَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی ہر اچھی اور بُری تقدیر اللہ پاک کی جانِب سے ہے۔ مگر ہمیں مُکافاتِ عمل (اعمال کے نتیجے) سے بھی غافِل نہیں ہونا چاہیے۔ بیشک ہمارے اَعْمال نتیجہ دیتے ہیں۔ آپ قرآنِ کریم پڑھیے! اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ (پارہ:4، سورۂ آل عمران:117)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

یعنی جو ناکامی اور تباہی کا شکار ہوئے، اُن پر اللہ پاک نے کوئی ظُلم نہیں کیا، رَبِّ رحمٰن و رحیم تو کسی کی محنت کو ضائع نہیں فرماتا، اَصْل میں لوگوں نے خُود اپنی جانوں پر ظُلْم کر لیے، خُود گُناہ کمائے، خُود کامیابی کی شرائط پُوری نہ کیں، لہٰذا نتیجہ ناکامی اور تباہی نکلا۔

ایک مقام پر اللہ پاک نے فرمایا:

وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:134)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہارے لیے ہے جو تم کماؤ۔

ایک مقام پر فرمایا:

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ (پارہ:3، سورۂ بقرہ:286)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: کسی جان نے جو اچھا کمایا وہ اسی کے لیے ہے اور کسی جان نے جو بُرا کمایا اس کا وبال اسی پر ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

هَلۡ تُجۡزَوۡنَ اِلَّا بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۵۲﴾ (پارہ:11، سورۂ یونس:52)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تمہیں تمہارے کمائے ہوئے اعمال ہی کا بدلہ دیا جارہا ہے۔

سُورۂ شُوریٰ میں تو اللہ پاک نے بالکل صاف فرمادیا:

وَمَاۤ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَیۡدِیۡكُمۡ (پارہ:25، سورۂ شوریٰ:30)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ہے۔

پتا چلا: نتیجہ ہمارے اَعْمال کا نکلتا ہے، ہمیں جو مصیبت پہنچتی ہے، چاہے وہ ناکامی کی صُورت میں ہو، تنگدستی کی صُورت میں ہو، پریشانی کی صُورت میں ہو، حادثات کی صُورت میں ہو، زیادہ تَر یہ مصیبتیں ہمیں ہمارے اَعْمال کے نتیجے میں ملتی ہیں۔ لہٰذا ہر ناکامی کا اِلْزام تقدیر پر ڈالنے کی بجائے بہتر ہے کہ ہم اپنی تَدْبِیر پر غور کیا کریں۔ اگر کسی کام میں ہمیں ناکامی ہوئی ہے تو ضرور ہم کہیں غلطی کر گئے ہوں گے، اس غلطی کو پہچاننے کی عادَت بنانی چاہیے۔

بدشگونی گُناہ ہے

اب تو خیر حالات بہت بگڑ چکے ہیں، لوگ تقدیر پر بھی اِلْزام کم لگاتے ہیں، اپنی ناکامی کا سارا وبال کالی بِلّی پر ڈال دیتے ہیں ❁ کالی بِلّی رستہ کاٹ گئی تھی ❁ **گھر چلانے کا فَن** خُود کو نہیں آتا، شادِی ناکام ہو گئی، لڑائی جھگڑے اور طلاق تک بات پہنچ گئی تو اِلْزام صَفر کے مہینے پر کہ صَفَر کا مہینا مَنْحُوس ہے، لہٰذا شادِی چل نہیں پائی ❁ گاڑی خُود ٹھیک سے نہیں چلارہے تھے، دورانِ ڈرائیونگ (*driving*) کال سُن رہے تھے، اَوور سپیڈ (*over speed*) چل رہے تھے مگر خدانخواستہ ایکسیڈنٹ (*accident*) ہو گیا تو اِلْزام ایمبولینس (*Ambulance*) کی آواز پر ڈال دیا کہ گھر سے نکلتے ہی ایمبولینس کی آواز سُن لی تھی، لہٰذا یہ مسئلہ ہو گیا ❁ سَفر پر جانے

کے آداب ہوتے ہیں، دُعائیں پڑھنی ہوتی ہیں، صدقہ خیرات وغیرہ کر لینا چاہیے، سَفَر پر جانے سے پہلے نمازِ سَفَر پڑھنا سُنّت ہے، یہ سب کام ہم نہیں کرتے لیکن جب راستے میں کوئی نقصان ہو جائے تو ستاروں پر اِلزام آجاتا ہے کہ **آج ستارہ گردش میں تھا** ❁ اسی طرح غُصَّہ اپنا کنٹرول (*control*) نہیں ہوتا، زبان جب چلتی ہے تو بے لگام چلتی چلی جاتی ہے، پھر جب نتیجے میں لڑائی ہو جاتی ہے تو اِلزام بیچاری قینچی (*Scissors*) پر یا گھر کے برتنوں پر آتا ہے کہ قینچی چلنے سے لڑائی ہوتی ہے۔ اسی طرح اور بہت ساری مثالیں ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ محض بد شگونی ہے۔ آپ ذرا غور تو کیجیے! کیا مَعَاذَ اللہ! ❁ اللہ پاک نے ہمارا مُعَاملہ ایک بِلّی کے ہاتھ میں سونپ دیا ہے؟ ❁ ایمبولینس کی آواز کے حوالے کر دیا ہے ❁ ہمارا پُورا گھر قینچی کے سِپُرد ہو گیا کہ اس گھر میں لڑائی ہو گی یا نہیں ہو گی، اس کا فیصلہ لوہے کی بے جان قینچی کرے گی؟ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مسلمان ہیں، ہمارا سچّا پکّا عقیدہ ہے کہ اس کائنات کا پتّا پتّا اللہ پاک کے حکم کا محتاج ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ (پارہ:7، سورۂ انعام:57)	تَرْجَمَۂ کَنْزُالْعِرْفَان: حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔

ایک مقام پر فرمایا:

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ بَعْدُ ؕ (پارہ:21، سورۂ روم:4)	تَرْجَمَۂ کَنْزُالْعِرْفَان: پہلے اور بعد حکم اللہ ہی کا ہے۔

پتا چلا؛ حکم اللہ پاک کا چلتا ہے، قینچی کا نہیں چلتا، بِلّی کا نہیں چلتا، صَفر شریف کے مقدَّس مہینے کا نہیں چلتا، ایمبولینس (*ambulance*) کی آواز کا نہیں چلتا، حکم اللہ پاک کا چلتا ہے اور اللہ پاک کا حکم اَکْثَر طَور پر ہمارے اَعْمال کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے، جیسے ہم کام کرتے ہیں،

ویسا نتیجہ نکل آتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس لیے اپنی ناکامی کا الزام تقدیر پر ڈالنا، خوامخواہ بد شگونیاں لینا، اِن باتوں سے نکل کر ہمیں اپنی تدبیر پر غور کرنا چاہیے۔ ہر کام میں اچھی تدبیر کیجیے! پھر معاملہ اللہ پاک کے سپرد کر دیجیے! اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم! کامیابی قدم چومے گی۔

کامیابی کی 2 شرطیں

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِؕ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:159)	تَرْجَمَۂ کَنْزُالْعِرْفَان: اور کاموں میں ان سے مشورہ لیتے رہو، پھر جب کسی بات کا پختہ ارادہ کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔

یہ کسی بھی جائز کام میں کامیابی (*Success*) پانے کا نصاب ہے، 2 کام ہم نے کرنے ہیں: (1): مُشَاوَرَت؛ یہ اچھی تَدْبِیر کا حِصّہ ہے (2): اللہ پاک پر بھروسہ کرنا۔

گویا ہمیں یہ بتایا جارہا ہے کہ کسی بھی کام کے لیے بہترین انداز میں تَدْبِیر کرو! اس کے لیے دوسروں سے مشورے بھی کرلو، جب یہ کر چکو تو اللہ پاک پر بھروسہ کرکے اس کام میں لگ جاؤ! رَبِّ کریم تمہیں کامیابیوں سے نوازے گا۔

جب کچھ سمجھ نہ آرہی ہو تو...

ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: (یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جب میں کسی معاملے میں حیران ہو جاؤں، کچھ سمجھ نہ آرہی ہو کہ کیا کرنا ہے تو ایسی صُورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے) نصیحت فرما دیجیے! رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِیْرِ جو کرنا چاہتے ہو، اس میں تدبیر اِختیار کرو![1]

سب سے بڑا عقلمند

ایک حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یَااَبَا ذَرٍّ! لَاعَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ تدبیر سے بڑھ کر کوئی عقل نہیں۔[2]

یعنی کام کرنے سے پہلے اس کے نتیجے کو سوچ لینا، یہ سب سے کامِل عقل ہے، جو ایسا کرتا ہے، اسے کامِل عقل مند کہا جاتا ہے۔[3]

تدبیر کے دستِ رنگیں سے تقدیر درخشاں ہوتی ہے
قدرت بھی مدد فرماتی ہے جب کوششِ انساں ہوتی ہے

اور کسی شاعِر نے کہا:

تم ستاروں کے بھروسے پہ نہ بیٹھے رہنا
اپنی تدبیر سے تقدیر بناتے جاؤ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرشمات کا انتظار مت کیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں ایک یہ سوچ بھی پائی جاتی ہے کہ لوگ کرشمات اور کرامات کا انتظار کرتے ہیں ❁ جیسے میں نے دُعا کر لی ہے تو بَس ابھی چھت کھلے گی اور مجھ پر نعمتوں کی برسات شروع ہو جائے گی ❁ بعضوں کا ذِہن ہوتا ہے: چُونکہ میں نماز پڑھتا ہوں،

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الحذر والتانی فی الامور، جلد: 2، صفحہ: 226، حدیث: 5057۔
2 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الحذر والتانی فی الامور، جلد: 2، صفحہ: 227، حدیث: 5066۔
3 ... لمعات التنقیح، کتاب الآداب، باب الحذر والتانی فی الامور، جلد: 8، صفحہ: 317، تحت الحدیث: 5066۔

لہٰذا میری دُکان میں چوری نہیں ہو سکتی ۞ چُونکہ میں تِلاوت کرتا ہوں، لہٰذا مجھے کوئی بڑی بیماری نہیں لگے گی ۞ چُونکہ میں نے دُعائیں پڑھ لی ہیں، لہٰذا اَب کوئی مشقت نہیں آئے گی۔

ایک تَو ہے کہ بندے کا اللہ پاک پر یقین پختہ ہے، یہ تو بہت اچھی بات ہے مگر ہم **نیکی کرنے کے بعد** بھی تدبیر کے محتاج ہیں، اب آدمی موٹر سائیکل پر بیٹھ کر سَفَر کی دُعا تو پڑھ لے مگر راستے میں وَن وِیلنگ (*One-wheeling*) شروع کر دے، پھِر کہے کہ میں نے دُعا پڑھی ہوئی ہے، لہٰذا کچھ نہیں ہو گا۔ یہ تو تَدْبِیر کو معطّل کرنے والی بات ہے۔

میں اللہ پاک کا امتحان نہیں لیتا

ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام سے کسی نے پُوچھا: کیا آپ اللہ پاک پر تَوَکُّل (یعنی بھروسہ) رکھتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! بالکل رکھتا ہوں۔ کہا: پھِر اس سامنے والے پہاڑ پر چڑھ کر خُود کو نیچے گِرا دیجیے! دیکھتے ہیں، آپ کا رَبّ آپ کو بچاتا ہے کہ نہیں بچاتا۔ آپ علیہ السَّلام نے بڑا خوبصُورت جواب دیا، فرمایا: **میں اللہ پاک پر تَوَکُّل ضرور رکھتا ہوں مگر اس کا امتحان نہیں لیتا۔**[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیے! کتنی سمجھنے کی بات ہے، ہمیں بھی غور کرنا چاہیے کہ خدانخواستہ ہم بھی کہیں اللہ پاک کا امتحان لینے کی جسارت تو نہیں کر رہے، مثلاً: ۞ نماز پڑھنے جا رہے ہیں، دُکان کھلی چھوڑ دی کہ دیکھتا ہوں نماز کی برکت سے دُکان مَحْفُوظ رہتی ہے کہ نہیں رہتی؟ ۞ گاڑی کو لاک (*lock*) نہیں لگایا اور **یا جَلِیْلُ** کا وِرْد کر کے چلے گئے کہ دیکھتا ہوں اللہ پاک کے نام میں کتنی طاقت ہے...؟ یہ بہت سخت بات ہے۔ ہمیں ایسے تدبیر چھوڑ

1...فیض القدیر، جلد:3، صفحہ:392، زیرِ حدیث:3445۔

کر تَوَکُّل نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ تَوَکُّل تو یہ ہے کہ آدمی اسباب اپنائے، اپنے اِخْتیار میں جو کچھ ہے، وہ کرے، پھر نتیجہ اللہ پاک کے سِپُرد کر دے۔

لُومڑی بنے ہو، شیر کیوں نہ بنے...؟

شیخ سعدی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے: ایک شخص تھا، وہ ایک مرتبہ رَوزِی روٹی کی تلاش میں نکلا، راستے میں چلتے چلتے ایک جگہ جنگل کے قریب سے گزر ہوا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک لُومڑی ہے، آنکھوں سے اندھی، پاؤں سے معذور ہے۔ وہ شخص دیکھ کر بڑا حیران ہوا، سوچ میں پَڑ گیا کہ یہ خُود تو شکار کر نہیں سکتی، پھر کھاتی پیتی کیسے ہو گی؟ چنانچہ یہ دیکھنے کے لیے وہاں چُھپ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک شیر وہاں پہنچا، اس کے مُنہ میں شِکار کیے ہوئے جانور کا گوشت تھا، شَیر نے گوشت لا کر لُومڑی کے سامنے رکھا، لُومڑی کھانے لگی، جب اس کا پیٹ بھر گیا تو باقی بچا ہوا شکار شَیر نے اُٹھایا اور ایک طرف بیٹھ کر خُود کھانے لگا۔

یہ دیکھ کر اس شخص کے اندر جذبہ جاگا، سوچنے لگا: جو اللہ پاک اس اندھی اور اپاہج لُومڑی کو رِزْق عطا فرما سکتا ہے، یقیناً مجھے بھی عطا فرمائے گا۔ یہ سوچ کر وہ شخص ایک مسجد میں جا کر بیٹھ گیا، بَس دِن رات اللہ اللہ کر رہا ہے، نمازیں پڑھ رہا ہے۔ دُعائیں کرتا ہے: اے اس اپاہج لُومڑی کو رِزْق دینے والے مالِکِ کریم! مجھے بھی رِزْق عطا فرما۔

ایک دِن گزرا، رِزْق نہیں آیا، دوسرا دِن گزرا، رِزْق نہیں آیا، تیسرا دِن بھی گزر گیا، اب تو اس شخص کا بُھوک سے بُرا حال ہو گیا، آخر تڑپ کر اور رَو رَو کر بارگاہِ اِلٰہی میں دُعا کی۔ تب غیب سے آواز آئی: اے شخص! تُو نے لُومڑی کو دیکھا، شیر کو کیوں نہ دیکھا، تُو لُومڑی کی

طرح کونے میں تَو بیٹھ گیا، یہ کیوں نہ کیا کہ شیر کی طرح خُود بھی کھاتا اور دوسروں کو بھی کھلاتا۔ تجھے ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان سب کچھ دیا گیا، جا! محنت کر، کما، خُود بھی کھا اور دوسروں کو بھی کھلا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعہ میں کتنا سیکھنے کا سبق ہے، ہم تَدْبِیر جھوڑ دیں اور کہیں کہ "میرے لیے قدرت اپنے قوانین بدل دے گا اور مجھے بیٹھے بٹھائے ملنا شروع ہو جائے گا" یہ خام خیالی ہے۔ دُعائیں ضرور مانگیں، نمازیں ضرور پڑھیں، اللہ پاک کا نام ضرور لیں، تِلاوت بھی لازمی کریں لیکن اس کا نتیجہ یہ نہیں ہے کہ ہمارے سارے کام کرشماتی طَور پر خُود بخُود ہو جائیں گے بلکہ نیکی کی برکت یہ ہوتی ہے کہ ہمیں **درست تَدْبِیر کی راہ** مِل جاتی ہے۔

3 شخصوں کی دُعا قبول نہیں ہوتی

حدیثِ پاک میں ہے، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 3 شخصوں کی دُعا قبول نہیں ہوتی: (1): جو وِیرانے مکان میں قیام کرے۔

وضاحت: مثلاً؛ وِیران کھنڈرات میں رات گزارنے کے لیے رُک گیا، اب دُعائیں کرتا ہے کہ یا اللہ پاک! میری حفاظت فرما۔ تو حدیثِ پاک کے مُطَابِق ایسے شخص کی یہ دُعا قبول نہیں کی جاتی۔

(2): دوسرا وہ مُسَافِر جو راستے پر قیام کرے۔

وضاحت: پہلے زمانے میں لوگ پیدل سفر کرتے تھے، راستے کچے ہوتے تھے تو راستے پر ٹھہر جانا غیر مناسب اور خطرناک ہوتا تھا، لہٰذا فرمایا: جو راستے پر رُک جائے اور خُود اپنے آپ کو خطرات پر پیش کر کے دُعائیں کرے: یا اللہ پاک! مجھے خطرات سے بچا لے۔ فرمایا: ایسے کی بھی دُعا قبول نہیں

1 ... بوستانِ سعدی مع شرح بہارِ بوستان، صفحہ: 155-157 ملخصًا۔

ہوتی۔

(3): وہ جو اپنا جانور خُود چھوڑ دے، اب دُعا کرے: اے اللہ پاک! اسے رَوک دے۔ اس کی بھی دُعا قبول نہیں کی جاتی۔[1] کیونکہ خُوَیْشْتَنْ کَرْدَہ رَا عِلاجِ نَیْسْت یعنی اپنے ہاتھوں کی کمائی کا کوئی عِلاج نہیں ہوتا۔

جن کی دُعائیں قبول نہیں ہوتیں

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ ذِکْر کی ہوئی حدیثِ پاک لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: ❁ اسی طرح جو شخص گھر پر مُنہ پھیلائے بیٹھ جائے اور کہے: اے اللہ پاک مجھے رِزْق دے ❁ جو اپنا مال فضول خرچیوں میں اُڑا دے، پھر کہے: مالِک! مجھے اور عطا فرما ❁ جو ظالموں کے بیچ رہے اور کہے: مولیٰ! مجھے ان کے ظُلْم سے مَحْفُوظ فرما ❁ اسی طرح جو رات کے سنّاٹے میں اکیلا نکلے اور چاہے کہ چور اُچکوں سے مَحْفُوظ رہے ❁ جو رات کو دروازہ کھلا چھوڑ دے ❁ برتن بِسْمِ اللہ پڑھ کر، ڈھانک کر نہ رکھے اور چاہے کہ اس کے برتن بیماریوں سے مَحْفُوظ رہیں ❁ جو بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے کہ اس کے ہاتھ کو شیطان چاٹتا ہے اور بَرَص (*Vitiligo*) کی بیماری ہو جانے کا اندیشہ ہے ❁ بغیر باؤنڈری والی چھت (*Unfenced roof*) پر سو جائے اور چاہے کہ میں سوتے میں نہ گِروں۔ تو ان سب کی اِن مُعَامَلات میں دُعائیں قبول نہیں کی جاتیں، کیونکہ انہوں نے اَسْباب اور تَدْبیر کو چھوڑ کر دُعا کی۔[2]

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ اچھی تَدْبیر کریں، اچھی محنت کریں، اس کے بعد نتیجہ اللہ

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الحج، باب ادب السفر، جلد:3، صفحہ:366، حدیث:5297۔

2 ... فضائلِ دُعا، صفحہ:164-166 ملتقطاً۔

پاک کے سپرد کردیں۔

کیونکر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اعمال

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے، گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لیے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم **دعوتِ اسلامی** کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب حصّہ لیجیے! اِس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دین و دنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **نیک اعمال** کے رسالے سے روزانہ جائزہ لینا بھی ہے۔

❁ اپنی اِصلاح کرنے اور خود کو شیطان سے بچانے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہم اپنی عادات، اپنے کردار اور اپنے اَعْمَال کا جائزہ لیا کریں۔ دورِ حاضر میں امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنا جائزہ لینے کا آسان طریقہ دیا ہے: **رسالہ نیک اَعْمَال** ❁ بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کے لئے **نیک اَعْمَال رسالے** میں 72 سوالات لکھے ہیں ❁ ہر سوال کے نیچے 30 خانے ہیں ❁ روزانہ سوال پڑھ کر اپنا جائزہ لینا ہوتا اور خانے بھرنے ہوتے ہیں ❁ دُرُست اسلامی زِندگی گزارنے کا یہ بہترین نسخہ ہے ❁ اس کے ذریعے نہ جانے کتنوں کی اِصلاح ہو چکی ہے۔

آپ بھی یہ رسالہ خریدیئے! نیک اعمال کے مطابق روزانہ جائزہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

بہت فائدہ ہو گا ❁ اَخلاق سنوریں گے ❁ کردار اچھا ہو گا ❁ عادات بہتر ہوں گی ❁ نیکیوں پر استقامت ملے گی ❁ گُناہوں سے نفرت ہو گی ❁ دِل روشن ہو گا ❁ محبّتِ اِلٰہی نصیب ہو گی ❁ عشقِ رسول میں اِضافہ ہو گا ❁ روحانیت ملے گی اور ❁ فِکْرِ آخرت نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مُحبَّت کی اس نے مجھ سے مُحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مُحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

مصافحہ و معانقہ کے آداب

پیارے اسلامی بھائیو! جب دو اسلامی بھائی آپس میں ملیں تو پہلے سلام کریں اور پھر دونوں ہاتھ ملائیں کہ بوقت ملاقات سلام و مصافحہ کرنا سنّتِ صحابہ (علیہم الرضوان) ہے بلکہ سنّتِ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے۔(مرآۃ المناجیح، ج6، ص355) مُصافَحہ اور مُعانَقہ کی نیّتیں ہاتھ ملانے کی سنت کو زندہ رکھوں گا، سنّت کے مطابق دونوں ہاتھوں سے بلاحائل مصافحہ کروں گا، مصافحہ کے دوران دُرود شریف پڑھوں گا، معانقہ (یعنی گلے ملنے) کی سنّت ادا کروں گا۔ سنّتیں، آداب اور حکمتیں ☆ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا صحابۂ کرام علیہم الرضوان آپس میں مصافحہ فرمایا کرتے تھے؟ تو حضرت انس

1 ... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

(رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا: ہاں۔ (بخاری، 177/4، حدیث: 6263) ☆ جب دو دوست آپس میں ملتے، مُصافَحَہ کرتے اور نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (شعب الایمان، 471/6، حدیث: 8944) ☆ ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہوسکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَ لَکُم (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) مصافحہ کرتے وقت جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں، قَبول ہو گی یہاں تک کہ ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مَغْفِرَت ہو جائے گی۔ (مسند احمد، 286/4، حدیث: 12454ماخوذاً) حکمت آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دور ہوتی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص7) ☆ دونوں طَرَف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں، مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے، بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنّت نہیں۔ (101 مدنی پھول، ص8)

﴿اعلان﴾

بات چیت کرنے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

﴿یاددھانی﴾

دو فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔ [1] (2) جو شخص

1 ... کنز العمال، 80/14، حدیث: 38293

جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار ”أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَیْهِ“ پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[2]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

1 … مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

2 … افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔[1]

﴾3﴿ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللهِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(1)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔(2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(3)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(4)

1 . . . القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 . . . الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة . . . الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

ہفتہ واراجتماع کے حلقوں کا شیڈول،16 جولائی 2026ء

(1): سنتیں اورآداب سیکھنا:5منٹ،(2): دعایاد کرنا:5منٹ،(3): جائزہ:5منٹ، کُل دورانیہ 15منٹ

مصافحہ و معانقہ کے بقیہ آداب

☆مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے، ہر ایک اپنا داہنا ہاتھ دوسرے کے دہنے سے یوں ملائے کہ ہر ایک کا دہنا ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہو۔ (ماخوذاز بہارِ شریعت، ج3،ص471) ☆مصافحہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کے انگوٹھے کو معمولی سا دبانا چاہئے۔ (بہار شریعت،ج3،ص471ماخوذاً) حکمت انگوٹھے میں ایک رَگ ہے کہ اس کے پکڑنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ (ماخوذ اَز بہارِ شریعت،ج3ص471) ☆بعض لوگ مصافحہ کرنے کے بعد خود اپنا ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں یہ مکروہ ہے۔(بہارِ شریعت،ج3،ص472) ☆معانقہ (یعنی گلے ملنا) سنّت ہے۔(ماخوذ اَز فتاویٰ رضویہ،ج8،ص614) ☆نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا اور ان سے معانقہ فرمایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔(ابوداوٗد،ج4،ص455،حدیث:5220) ☆بعد نمازِ عیدین مسلمانوں سے معانقہ کا رواج ہے اور یہ بھی اظہارِ خوشی کا ایک طریقہ ہے۔یہ معانقہ بھی جائز ہے، جبکہ محلِّ فتنہ نہ ہو مثلاً امرد خوبصورت سے معانقہ کرنا کہ یہ محلِّ فتنہ ہے۔(بہارِ شریعت،471/3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا"** یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

ترجَمہ: اے اللہ پاک میں تجھ سے داخل ہونے اور نکلنے کی جگہوں کی بھلائی طلب کرتا ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم اندر آئے اور اللہ پاک کے نام سے باہر نکلے اور ہم نے اپنے رب اللہ پاک پر بھروسہ کیا۔(مدنی پنج سورہ، ص204)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔ (2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔ (3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو تَوبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔ (5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔ (6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔ (7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔ (9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

1 ۔۔۔ جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی، تسبیحِ فاطمہ، سُورۃُ الاِخلاص پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے اَوراد پڑھے؟ (8) 313 بار دُرُود شریف پڑھے؟ (9) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں سے بچایا؟ (11) فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ (12) 12 منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟ (13) اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) غُصّے کا عِلاج کیا؟ (15) اپنا جائزہ لیا؟ (16) اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟ (18) مَدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھا یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟ (20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟ (21) فجر کے لئے جگایا؟ (22) دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟ (23) گھر درس ہوا؟ (24) مسجد درس دیا یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟ (26) زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) ایک مُشت داڑھی ہے؟ (28) گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟ (30) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟ (32) ظہر کی سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد یا صلوٰۃُ اللَّیل پڑھی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟ (35) عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) 12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟ (38) جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت "دعوتِ اسلامی کا چینل" دیکھا؟ (40) ذاتی دوستی تو نہیں کی؟ (41) وقت پر قرض ادا کر دیا؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (43) صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟ (44) مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (45) تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟ (46) کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟ (47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟ (48) والدین اور پیر ومُرشِد کو اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) اِسراف سے بچے؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟ (52) زبان کے گناہوں سے بچے؟ (53) فُضول باتوں سے بچے؟ (54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 9 نیک اعمال

(57) اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھا یا سُنا؟ (59) ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟ (60) ایک دن راہِ خدا میں دیا؟ (61) مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟ (62) ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟ (64) علاقائی دورہ کیا؟ (65) پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد